بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سلسلہ اشاعت نمبر 2
قال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
حب صحابہ رحمت اللہ
بغض صحابہ لعنت اللہ
دنیا میں رہتا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں اکثر رہزن بھی ہوتے ہیں
کیا شیعہ ختمِ نبوت کے منکر تو نہیں.....؟
مذہبِ شیعہ
اور
عقیدہ ختمِ نبوۃ
ایک تحقیقی جائزہ
ناشر
النجم ریسرچ اکیڈمی
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی جان ہے کوئی بھی شخص ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر مسلمان نہیں ہوسکتا کیونکہ دین اسلام کا تمام نظام ختم نبوت کے محور پر گردش کرتا ہے اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا رہا حتیٰ کہ یہ سلسلہ نبوت آنحضرت ﷺ تک آپہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا:

"ما کان محمد ابا احد من رّجالکم ولکن رّسول اللہ وخاتم النّبین"

(سورۃ احزاب، آیت ۴۰)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اگر سلسلہ نبوت کو (خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) جاری وساری رہنا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کبھی یہ اعلان نہ فرماتے "انا خاتم النّبین لانبیّ بعدی" (ترجمہ) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ رئیس المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی مستند تفسیر میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ چالیس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول تو بطریق اولیٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ رسالت کا مرتبہ خاص ہے، بنسبت مرتبہ نبوت کے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے۔ مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں، کیونکہ رسول تو صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے اور نبی عام ہے چاہے صاحب شریعت ہو یا نہ ہو، چونکہ آیت میں لفظ خاتم المرسلین کی بجائے خاتم النبیین استعمال ہوا ہے اس لئے مطلقاً نبوت کا ختم ہونا مراد ہے چاہے وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی کسی قسم کی نبوت ہو، اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا نہیں ہوگی، نیز ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور انکے راوی صحابہ کرامؓ کی ایک بہت بڑی جماعت ہے حاصل یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو ہے اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ختم نبوت کی تشریح یہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا، لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جو دراصل آنحضرت ﷺ کی ہی شریعت کی تبلیغ کرے گا تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے بھی یہی حربہ استعمال کیا تھا جس پر علماء حق نے اس کی تکفیر کی، قادیانیوں سے پہلے جس مکتبہ فکر نے امامت کے نام پر ختم نبوت کا انکار کیا وہ شیعہ مکتبہ فکر

ہے۔ شیعوں کے نزدیک امامت کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے ہاں نبوت کا ہے اگر شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں، بلکہ ان کے مذہب میں تو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد نبوت، امامت کے روپ میں ترقی کے ساتھ جاری و ساری رہی، اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم اوران کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے آئمہ معصومین کی روایات کے حوالہ سے صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے ثابت بھی کیا ہے اپنی کتاب حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۱ پر تحریر کرتا ہے:

"از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است"

ترجمہ: آئمہ کی بعض معتبر روایات سے جو انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کی جائیں گی (جس سے) معلوم ہو جاتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے

آگے یہ علامہ مجلسی دلیل کے طور پر لکھتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت حضرت ابراہیمؑ خطاب فرمود کہ:

"انی جاعلک للناس اماما"

ترجمہ: چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبوت عطاء فرمانے کے بعد ان سے فرمایا میں تجھ کو لوگوں کا امام بناؤں گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امامت نبوت سے اعلیٰ درجہ کی شئے ہے اس سے چند سطر آگے علامہ مجلسی نے لکھا ہے:

"برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ و آنکہ آنجناب خاتم الانبیاء باشد منع اطلاق اسم نبی و آنچہ مرادف آنست بر امام کردہ اند"

ترجمہ: اور حضرت رسالت پناہ کی تعظیم کے لئے اور اس وجہ سے کہ آنجناب خاتم الانبیاء ہیں نبی اور اس کے ہم معنی لفظ کے اطلاق کو حضرت امام پر منع کرتے ہیں۔ (حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۳۱)

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے آئمہ کی روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے اونچا ہے اور ہمارے ہی زمانے کے پاکستان کے بلند پایہ شیعوں کے

مجتہد علامہ محمد حسین ڈھکو نے شیخ صدوق کے رسالہ العقائد کی اردو میں شرح لکھی ہے اس میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ آئمہ اطہار سوائے جناب سرکار دو عالم ﷺ کے دیگر تمام انبیاء کرام سے افضل واشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد طبع پاکستان صفحہ ۴۰۶)

اور اسی زمانہ کے شیعی دنیا کے امام (آیت اللہ خمینی) نے اپنی کتاب الحکومت الاسلامیہ میں صراحت کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ:

"وانّ من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاماً لایبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل"

(الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۵۲ طبع ایران)

ترجمہ: ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ ہمارے آئمہ معصومین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ جس تک مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

علامہ مجلسی علامہ محمد حسین اور علامہ خمینی کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے آئمہ کا مقام و مرتبہ انبیاء علیہ السلام سے بالاتر ہے اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی اور یہ کہ ان آئمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے۔ اس حقیقت کو کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے اور وہ اپنے اس عقیدے کی وجہ سے فی الحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں بارہویں صدی کے عظیم مجدد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتب شیعہ کے مطالعے اور اپنی خداداد فکر و بصیرت سے یقین کے ساتھ سمجھا اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا:

امام باء اصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی درحق امام تجویز می نمایند پس درحقیقت ختم نبوت راہ منکر اند گو بذبان آنحضرت ﷺ راہ خاتم الانبیاء میگفتہ باشند (تفہیمات الٰہیہ صفحہ نمبر ۲۴۴)

ترجمہ: شیعہ اثنا عشریہ کی اصطلاح و عقیدہ میں امام کی شان یہ ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور مخلوق کی ہدایت کے واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے، اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس فی الحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں، اگرچہ زبان سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنے آخری وصیت نامے میں شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق اپنے اس فیصلے سے قبل لکھتے ہیں:

این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت ﷺ سوال کرد که حضرت چه می فرمایند درباب شیعه که مدعی محبت اهل بیت اندو صحابه رابدی مے گویند آنحضرت ﷺ بنوع کلام روحانی القافر مودند که مذهب ایشان باطل است وبطلان مذهب ایشان از لفظ امام معلوم می شود چون ازان حالت افاقت دست داد درلفظ امام تامل کردم معلوم شد که امام باصطلاح ایشان معصوم الخ

(وصیت نامہ، صفحہ ۲ طبع کانپور)

ترجمہ: اس فقیر (شاہ صاحب) نے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک سے سوال کیا کہ حضرت آپ شیعوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو برائی سے یاد کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے بنوع کلام روحانی فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے لفظ امام میں غور وفکر شروع کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ امام ان کی اصلاح میں معصوم مفترض الطاعۃ اور مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔

شیعوں کے متعلق یہی فیصلہ متقدمین علماء میں سے ۵۴۴ھ کے مستند عالم قاضی عیاض مالکیؒ نے کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ پر شیعوں کی وجوہ تکفیر ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء"

ترجمہ: اور اسی طرح ہم ان غالی شیعوں کی ان کے اس عقیدے کی وجہ سے بھی قطعی تکفیر کرتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے بالاتر ہے۔

اور یہی فیصلہ ۵۶۱ھ کے مستند عالم تصوف کے امام شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی نے اپنی مشہور تصنیف غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک فصل قائم فرمائی ہے جس کا عنوان ہے

وہ درجہ دیتے ہیں جو کسی پیغمبر برحق کا بھی نہیں ہوتا مثلاً حلال وحرام کا اختیار آئمہ کو حاصل ہے اور یہ کہ کائنات کے ذرے ذرے پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو کن فیکون کا اقتدار واختیار حاصل ہے اور ان کو "ما کان ما یکون" کا علم حاصل ہے کوئی چیز ان سے مخفی نہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے وہ علوم بھی عطا ہوتے ہیں جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے اور یہ کہ وہ آئمہ دنیا وآخرت کے مالک ومختار ہیں جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں، اور یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کو موت کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء کرام کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، مگر شیعوں کے نزدیک ان کے آئمہ انہی صفات وکمالات سے متصف ہیں "سبحانه وتعالیٰ عما یشرکون"

آئمہ کی صفات وکمالات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی" کی کتاب الحجۃ کی روایات کا خلاصہ ہے، اصل متن مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ کی مایہ ناز تصنیف ایرانی انقلاب اور امام خمینی وشیعت میں صفحہ نمبر ۱۱۹ تا ۱۶۰ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ شیعہ اثناء عشریوں کی تکفیر ان کے عقیدہ امامت کی بناء پر تینوں مکاتب فکر اہلسنت والجماعت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے جید علماء کرام نے وضاحت کے ساتھ کی ہے مگر افسوس! کہ جس طرح قادیانیوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام نے متحد ہوکر جدوجہد کی تھی اسی طرح شیعوں کے خلاف تینوں مکاتب فکر کے علماء کرام باہم متحد ہوکر جدوجہد نہیں کررہے جس کا نقصان اس صورت میں ظاہر ہورہا ہے کہ مسلمان ماں باپ اپنی بچیوں کا نکاح شیعہ لڑکوں سے ان کو مسلمان سمجھ کررہے ہیں کچھ عرصہ قبل راقم سطور کو خود ایک دوست کے ذریعہ اطلاع ملی کہ لاہور میں سمن آباد کے علاقہ میں ایک عورت اپنی بچی کا نکاح شیعہ لڑکے سے کررہی ہے جب اس عورت کو شیعوں کے عقائد نظریات کے بارے میں بتایا گیا تو وہ خاتون حیران ہوکر پوچھنے لگی کیا ان کے یہ عقائد ونظریات ہیں؟؟؟ مجھے ان کی اصل کتب سے حوالہ جات دکھا کر مطمئن کیا جائے۔

میں تینوں مکاتب فکر کے اہل علم کی توجہ اس نقطہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ یہ صرف آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور رسالت مآب کی تیئیس سالہ محنت کا ثمر جماعت صحابہ کرام کی ہی عزت کا مسئلہ نہیں بلکہ سنی بہن بیٹی کی عزت کا بھی مسئلہ ہے یہ واقعہ تو صرف ایک مسلمان بیٹی کا ہے۔ نا معلوم کتنے مسلمان ماں باپ شیعوں کو مسلمان سمجھ کر اپنی بچیوں کا رشتہ ان کو دے چکے ہیں۔

ظاہر امر ہے کہ جب امام معصوم ہو اور اس کی طرف وحی بھی آتی ہو اور اس کی اطاعت بھی فرض ہو تو نبی اور امام میں کیا فرق رہ گیا؟ غرضیکہ شیعہ بارہ بلکہ بعض چودہ امام تسلیم کر کے گویا بارہ یا چودہ نبی مانتے ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ پر نبوت کیسے ختم ہوئی؟ اگر شیعہ ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو محض تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔ (بحوالہ ارشاد الشیعہ صفحہ نمبر ۸۸)

مناظر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب (پی ایچ ڈی لندن)

سرپرست تنظیم اہلسنت پاکستان

سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ کی تشریف آوری کے بعد درج ذیل عقیدہ رکھے تو وہ اہل کتاب میں داخل ہوگا یا نہیں اور اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور ہمارے لیے حلال ہے یا نہیں؟

(1) حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا لیکن اس کا معنی صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد نبی کا نام یا نبی کا لفظ کسی نئے آنے والے کے لئے نہیں نبوت کی شرائط اور صفات جیسے (معصوم ہونا، مامور من اللہ ہونا، مفترض الطاعۃ ہونا، حلال و حرام میں لسان فیصل ہونا) یہ سب امور خاتم النبیین کے بعد بھی باقی اور جاری ہیں، ختم نبوت صرف لفظ نبوت کے لئے روک ہے صفات نبوت بہر صورت باقی ہیں اور ان کے حامل آئمہ کرام اور اولوالامر حضرات ہیں

الجواب: اس صورت کے منکر عنوان ختم نبوت کے منکر نہیں لیکن حقیقت ختم نبوت کے منکر صریحا ہیں عقیدہ ختم، نبوت کوئی لفظوں کا کھیل نہیں کہ لفظ نبی کی روک تو تسلیم کر لی جائے اور نبوت کی حقیقت اور معنویت امامت کے نام سے جاری رکھی جائے۔

حجۃ الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ شرح موطا میں لکھتے ہیں:

......اوقال ان النبی ﷺ خاتم النبوۃ و لکن معنیٰ ھذا لکلام انہ لا یجوز ان یسمّیٰ بعدہ احد بالنبی ﷺ واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من اللذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یریٰ فھو موجود فی الائمۃ بعدہ فذالک الذندیق وقد اتفق جماھیر المتاخرین من الحنفیۃ والشافعیۃ علی

قتل من یجری ھذا الجری"

ترجمہ: ......یا اگر اس نے کہا کہ نبی ﷺ کے خاتم النبوۃ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کے لئے لفظ "نبی کا اطلاق" درست نہیں لیکن معنی نبوت یعنی انسان کا مبعوث من اللہ ہونا، اس کی اطاعت واجب ہونا اس کا معصوم ہونا اور اس کا خطاؤں پر باقی رہنے سے محفوظ رہنا یہ سب باتیں (یعنی معنی نبوت) آئمہ میں موجود ہیں تو اس شخص کو زندیق ہی کہا جائے گا، اور اس طرح کی خرافات بکنے والے کے قتل کے بارے میں علمائے امت میں کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت شاہ صاحب کے اس فیصلے کا حاصل بھی یہی ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کچھ ایسے افراد بھی اس امت میں پیدا ہوں گے جو مامور من اللہ اور معصوم ہوں تو ایسا اعتقاد رکھنے والا عقیدہ ختم نبوۃ کا قطعاً قائل نہیں خواہ زبان سے ہزار دفعہ حضور ﷺ کو خاتم النبیین کہتا رہے۔

(عبقات صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲)

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد صاحب میانوالی

مولانا مہر محمد صاحب ۲۰ صفحات پر مشتمل طویل بحث بعنوان عقیدہ امامت در پردہ ختم نبوۃ کا انکار ہے......فرمانے کے بعد فیصلہ فرماتے ہیں اہل علم تسکین قلب کے لئے مراجعت فرمائیں تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸ از مولانا مہر محمد صاحب مدظلہ العالی۔

قارئین کرام: بخوف طوالت یہ سلسلہ یہیں ختم کرتا ہوں آپ کو یقین ہو چکا ہوگا کہ شیعہ دراصل ختم نبوۃ کے منکر اور امامت کے پردے میں اپنے بزرگوں (اماموں) کو نبی مانتے ہیں آخر جب وہ مرسل من اللہ حجۃ اللہ آخری مرجع مفترض الطاعۃ شجرہ نبوت مہبط ملائکہ، اللہ کی زبان اور دروازہ ہیں، تمام پیغمبروں کا علم رکھتے ہیں، مرتبہ میں ان سے افضل ہیں، مستقل آسمانی کتب اور وحی الہام کے مالک ہیں، شریعت الٰہی اور احکام خداوندی کا واحد مصدر منبع اور خزانہ ہیں، حلال و حرام میں خودمختار ہیں، معصوم ہیں، بعد از قرآن صرف ان کا کلام ہی علم و دانش کا سرچشمہ ہے اور ان سے اختلاف رکھنے والا بھی کافر و مرتد ہے، ان اوصاف کے باوجود وہ کیسے نبی نہیں آخر نبوت و رسالت کس عہدہ یا وصف کا نام ہے جس سے حضور ﷺ سرفراز ہیں مگر آئمہ محروم ہیں۔

(تحفہ امامیہ صفحہ ۳۹۸)

مانتے۔

خلاصہ بحث

گذشتہ ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیعہ اثنا عشری عقیدہ امامت کے پردے میں ختم نبوت کے منکر ہیں امام ان کے نزدیک:

(1) اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ (2) معصوم عن الخطاء ہوتا ہے

(3) واجب الاطاعت ہوتا ہے (4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے

اور ظاہر بات ہے کہ یہ چاروں نبوت کی بنیادی خصوصیات ہیں، غیر نبی میں اگر یہ چاروں خصوصیات تسلیم کرلی جائیں تو غیر نبی کو نبی تسلیم کرنا لازم آتا ہے، اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی ایک کو نبی ماننا ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے تو جب اکٹھے بارہ نبیوں کو تسلیم کرلیا جائے تو کیا یہ ختم نبوت کے انکار کو مستلزم نہیں ہوگا..........؟؟؟

بریلوی مکتب فکر کے جید علماء کرام کے ارشادات گرامی ملاحظہ فرمائیں

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ نے آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۳۲۰ھ میں ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل ومدلل فتویٰ تحریر فرمایا جو کہ رد الرفضہ کے تاریخی نام سے شائع ہوا، اس کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعوں کے بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں۔ ان کے عالم جاہل مرد وعورت چھوٹے بڑے سب باتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین علیؓ ودیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات

عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتاتا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے یہ اجماع مسلمین ہے کہ وہ کافر اور بے دین ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو غیر نبی کو نبی سے بلند درجہ دے وہ در حقیقت مرتبہ نبوت کی توہین کر رہا ہے اور آئمہ اہل بیت کی محبت کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کر رہا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ اشرف سیالوی صاحب رح

(خانقاہ سیال شریف)

شعیت اسلام کیخلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش ہے۔ جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا۔ جو کہ در حقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال واخلاق کا ایک چربہ ہے، اور معجون مرکب۔ اس کا اسلام قرآن اور اہلبیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رمضان صاحب

صدر مفتی دار العلوم حزب الاحناف (لاہور)

جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کو منافق مانتے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔۔۔۔ کو جائز سمجھے، ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے، ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔

شیعوں کے مزعومہ آئمہ معصومین کے متعلق مزید عقائد و نظریات ان کی معتبر کتب سے ملاحظہ فرمائیں

(1) "اجماع علماء امامیہ منعقد است بر آں کہ امام نیز مثل پیغمبر معصوم است از اول تا آخر عمر از جمیع گناہان صغیر و کبیرہ" (حق الیقین صفحہ ۴۰)